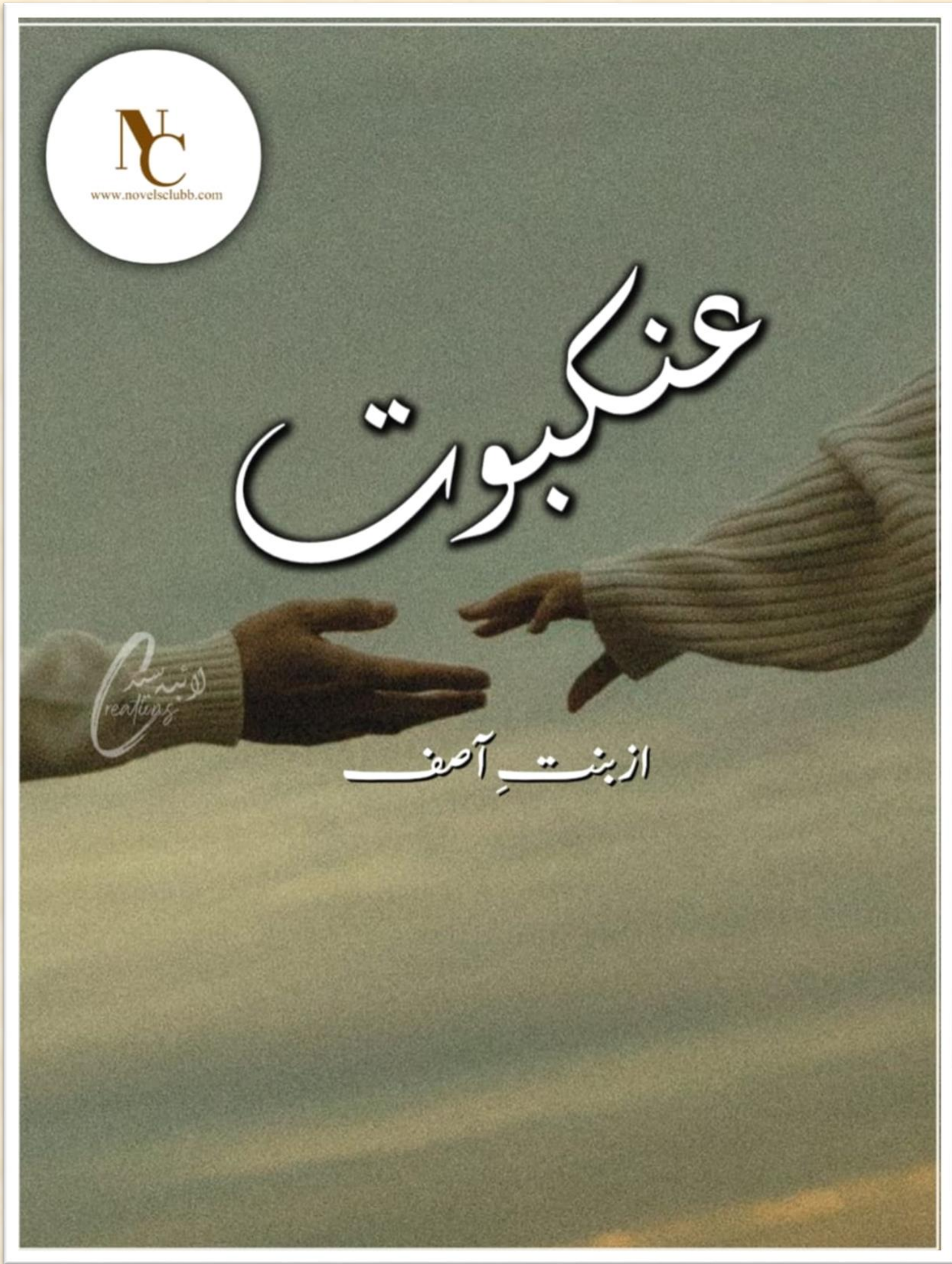
www.novelsclubb.com
عنکبوت
از بنتِ آصف

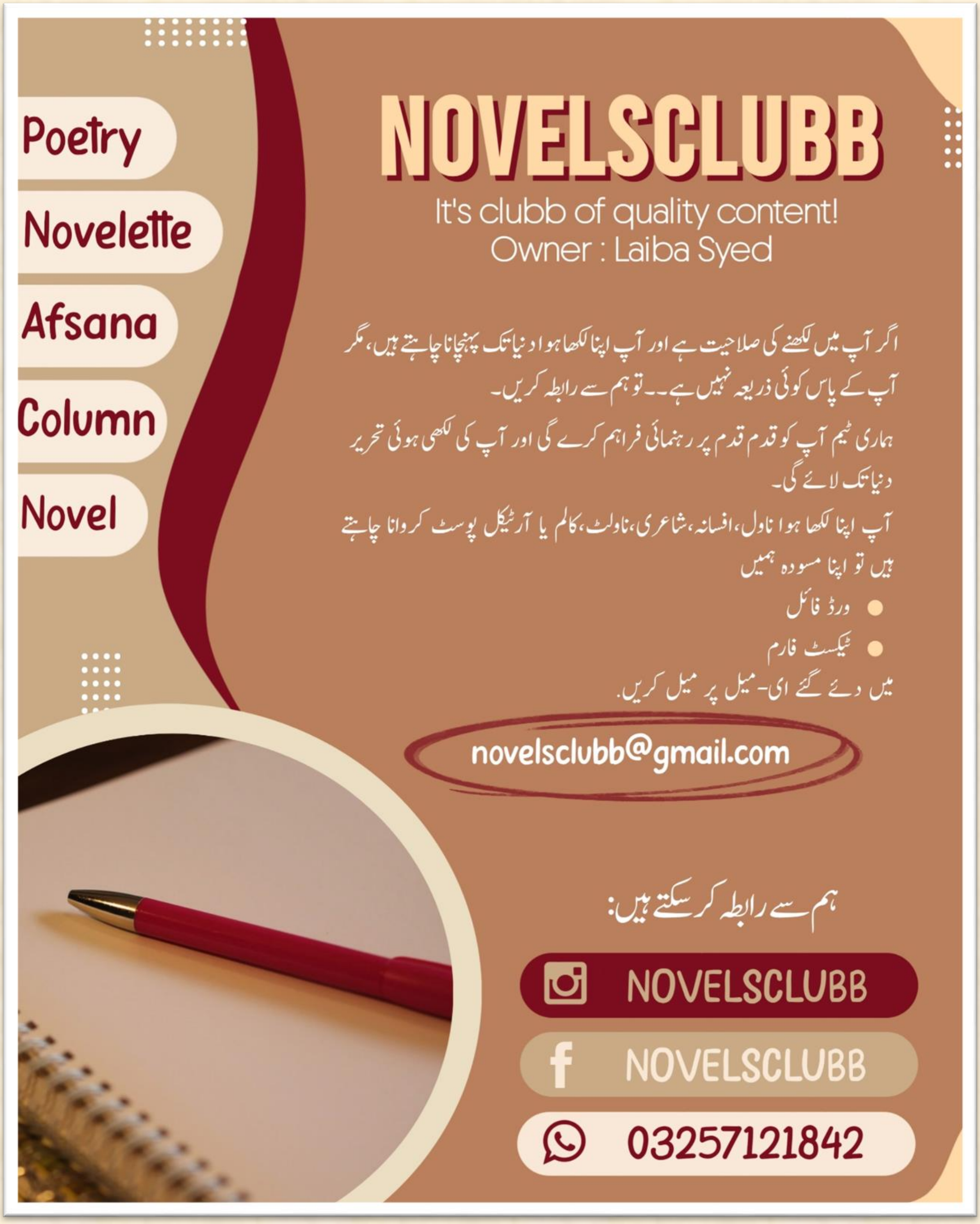
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عنکبوت

از قلم

بنتِ آصف

Clubb of Quality Content

ناول "عنکبوت" کے تمام جملہ حق لکھاری "بنتِ آصف" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

ناول: عنکبوت"

ادیبہ: بنت آصف

قسط نمبر:02

تیرے اِرد ِگرد وہ شور تھا، مری بات بیچ میں رہ گئی

نہ میں کہہ سکا نہ تُو سُن سکا، مری بات بیچ میں رہ گئی

میرے دل کو درد سے بھر گیا، مجھے بے یقین سا کر گیا

تیرا بات بات پہ ٹوکنا، مری بات بیچ میں رہ گئی

ترے شہر میں مِرا اہم سفر، وہ دُکھوں میں جمّ ِغفیر تھا

مجھے راستہ نہیں مل سکا، مری بات بیچ میں رہ گئی

وہ جو خواب تھے مِرے سامنے، جو سراب تھے مِرے سامنے
میں اُنہیں میں ایسے اُلجھ گیا، مِری بات بیچ میں رہ گئی

عجب ایک چُپ سی لگی مجھے، اسی ایک پَل کے حِصار میں
ہُوا جس گھڑی ترا سامنا، مِری بات بیچ میں رہ گئی

کہیں بے کنار تھی خواہشیں، کہیں بے شمار تھی اُلجھنیں
کہیں آنسوؤں کا ہجوم تھا، مِری بات بیچ میں رہ گئی

تھا جو شور میری صداؤں کا، مِری نیم شب کی دعاؤں کا
ہُوا مُلتفت جو مِرا خدا، مِری بات بیچ میں رہ گئی

تری کھڑکیوں پہ جُھکے ہوئے، کئی پھول تھے ہمیں دیکھتے
تری چھت پہ چاند ٹھہر گیا، مری بات بیچ میں رہ گئی

مری زندگی میں جو لوگ تھے، مرے آس پاس سے اُٹھ گئے
میں تو رہ گیا اُنہیں روکتا، مری بات بیچ میں رہ گئی

تِری بے رخی کے حِصار میں، غم زندگی کے فشار میں
مرا سارا وقت نکل گیا، مری بات بیچ میں رہ گئی

مجھے وہم تھا ترے سامنے، نہیں کھل سکے گی زباں مری
سو حقیقتاً بھی وہی ہوا، مری بات بیچ میں رہ گئی

(امجد اسلام امجد)

،سنہری روشنیوں میں ڈوبا یہ جہان، تپتی ہوئی ریت میں لپٹا، جھلسا دینے کی حد تک گرم آنکھوں کو چھوٹا کر کے دیکھنے پر مجبور کرتا، گرم لو کے تھپیڑوں میں اندھا، خشک ہونٹوں کے ساتھ وہ قدموں کی پیروی کرتی اب بھی مسلسل چلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

آخر میں کہاں جا رہی ہوں۔۔۔"ذہن نے سوال کیا۔"

میری منزل کیا ہے۔۔۔"پھر سوال کیا۔"

"میں کس کے ساتھ ہوں، کیا کوئی ہے یہاں؟"

میرا کوئی اپنا کہاں ہے؟"سوال تھے کہ دل و جاں کو اذیت میں مبتلا کرتے۔"

نظریں اٹھا کر دیکھا تو بہت سے قدموں کے نشانات تھے یعنی کوئی یہاں سے گزرا ہے پہلے بھی، کوئی یہ راستہ مجھ سے پہلے عبور کر چکا ہے۔ تکلیف بھی سوا تھی اور آواز دینے کی صلاحیت ،بھی کمزور تر۔ اسی تگ و دو میں کسی کے قدموں کی چاپ محسوس ہوئی۔ یہ خوشی کہ کوئی ہے

پھر یہی خوف کہ کون ہے۔اب آنکھیں منتظر تھیں اس پیاسے وجود کیلئے جو انتظار کی مشق میں تھا۔اب ایک منظر جو سامنے آیا وہ کچھ ملتا جلتا سا تھا اور وہ منظر بھی اسی جیسا لگتا تھا لیکن وہ کون ہیں۔ذہن نے پھر نیا سوال کیا۔۔۔

مجھے نکلنا ہے یہاں سے،مجھے راستہ بتائیں،یہ صحرا مجھے کچھ نہیں سمجھا پا رہا۔۔۔"وہ پریشانی سے کہنے لگی۔

کیا تم واقعی یہاں سے نکلنا چاہتی ہو،کیا تم نکل سکتی ہو۔۔۔؟"جواب نہیں سوال کیا" تھا اس ضعیفہ نے۔

مجھے یہاں سکون نہیں ہے،یہاں کچھ ٹھیک نہیں ہے میرے لیے،میری حالت،میرے" بال،میرا چہرہ سب کچھ،تمہیں کیا نہیں دکھ رہا۔۔۔؟"آنسو پھر رواں ہوئے۔

یہاں سے کوئی بھی خود نہیں نکلتا۔بس ایک چیز تم نے نہیں چھوڑنی۔۔۔!"وہ بولتے" ہوئے پھر سامنے دیکھنے لگیں۔

وہ کیا۔۔۔؟"حلق کے بل بولا۔"

یہ۔۔۔!"ان کی نظریں ہنوز قدموں کے نشانات پر تھیں۔"

مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے، میری مدد کریں، خدا کیلئے مجھے تنہا نہ چھوڑیں سنیں"

۔۔۔سنیں۔۔۔!"وہ اب بھی چیختی رہی، اپنی پوری قوت سے لیکن وہ ضعیفہ گویا روئی کے

گالوں کی صورت پھر سے گم ہو گئیں۔

اب آنسو اور روانی سے بہتے گئے اور دل گویا سہتا ہی رہا۔

الارم بجا اور آنکھ کھلی تو وہ ایک دم کھڑی ہوئی، کہاں گئی کمزوری، آئینے میں دیکھا تو نہ

ہونٹوں کے کنارے پھٹے تھے اور نہ پیاس سے جان نکل رہی تھی، دھوپ بھی نہیں تھی اف

!یہ خواب۔۔۔

خواب میں کیوں میں رو رہی تھی اور آخر ان قدموں کی پیروی کرنے کا وہ عورت ہمیشہ

کیوں کہتی ہے۔۔۔؟"اٹھتے ہی لب بے آواز سرگوشی کرنے لگے۔

وہ کون ہے جو میرے پکارنے پہ آتی ہے۔ ہزاروں سوالوں نے ایک ساتھ ذہن کو جکڑا ہی

تھا کہ فجر کی پہلی اذان نے توجہ اپنی جانب کھینچی۔

Clubb of Quality Content

،ازان کی آوازوں نے چاروں جانب خاموشی کو توڑا،دروازوں کے کھلنے کی آوازیں پھیلیں نمازیوں کے قدموں میں نیکی کی لگن،اندھیری صبح میں تسبیح کرتی زبانیں، مسجدوں کو رخ کرتے نمازی اوران کے چہروں سے وضو کے پانی کے قطرے مجسم گوہر۔ گھر میں اس کی آنکھ پہلے کھلی تھی۔

خاموشی کو چھوتی نماز میں اب تسبیحات تحلیل تھیں اور پھر فجر اداکی کچھ گنے چنے افراد نے۔۔۔

ہاں بس کچھ گنے چنے افراد نے۔۔۔

السبقون السابقون۔ اولئک المقربون۔۔۔

خزاں کی دھوپ سے شکوہ فضول ہے محسن

امریکہ کے ہوائی اڈے پہ داخل ہوتے ہی ٹھنڈ کا احساس ہوا اور اسے خود سے مزید لپٹنے پر مجبور کیا، برانڈڈ گھڑی میں وہ دلکش وجود کسی کی بھی دھڑکنوں کو رکنے پر مجبور کر سکتا تھا، پر کشش نقوش میں سنہری آنکھیں جان لیوا حد تک خوبصورت بناتی تھیں اس وجہیہ مرد کو سفید شرٹ پینٹ کے ساتھ سفید ہی جاگرز پہنے، آنکھوں سے چشمہ ہٹائے وہ اب بھی سپاٹ چہرے سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا کہ اسے ڈرائیور نظر آ گیا، جو اب اس کا سامان اٹھا چکا تھا اور اس کیلئے راستے بنانے لگا۔

سر آپ چاہیں تو ہم چلیں؟ سامان گاڑی میں رکھ دیا ہے۔" اسے کچھ نہ کہتے پاتے ہوئے وہ" خود سے پوچھنے لگا۔

ایک منٹ رک جاؤ! پھر نکلتے ہیں ہم یہاں سے۔" آج امریکہ کی ہوائیں بھی انجان لگیں۔"

اوکے سر" وہ تابعداری سے کہتا رک گیا۔"

کب سے ہو یہاں پہ؟" انٹرویو شروع ہوا نواب کا۔"

چار سال سے" بات مختصراً کی۔"

میرے آنے کی اطلاع کب ملی؟"وہ اب بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔"

کل رات میں"اس نے گویا آسان حل دیا۔"

پھر تم نے سب کام کیسے؟"پھر سوال کیا۔"

روزینہ اور میں بڑے صاحب کے ملازمین رہے ہیں، پھر فکر کس بات کی؟"دھیمے لہجے میں" کہا۔

تمہارا کیا نام ہے؟"آنکھیں پھر سے آسمان کی طرف تھیں۔"

سید مستنصر باللہ بلگرامی"اس نے تابعداری سے بتایا۔"

آج سے مستنصر۔۔۔!"تحکم سے کہا۔"

جیسا آپ چاہیں سر۔۔۔!"اب وہ گاڑی سے زرا فاصلہ پہ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔"

کوئی چہرہ آج بھی اس کے ذہن میں نقش تھا،اب بادلوں میں بھی نظر آنے لگا تھا۔شاید وہ بس نظر آیا کرتا تھا تو تکلیف دیتا تھا۔کوئی اتنی تکلیف بھی کیسے دے سکتا ہے۔

بلیک ون آلویز بھی بلیک!"بڑبڑاتا اب گاڑی کی پچھلی نشست پہ براجمان تھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چلو مستنصر !"بلآخر وہ اسے اسی نام سے بلا چکا تھا۔"

وہ گاڑی چلاتا زن سے ہوائی اڈے سے غائب ہوا، فلیٹ میں داخل ہوا تو کچھ بھی ایسا نہ تھا کہ وہ ٹھہر کر دیکھتا، پچھلی رات کی تھکاوٹ تھی یا بیزاریت وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور بس ،خواب غفلت کی نظر ہوا۔ روزینہ پہلے ہی کچن میں موجود تھی، باقی کے کام سمیٹ رہی تھی اپنے سر کو دیکھا، ناشتہ تیار کیا لیکن وہ پہلے ہی کمرے میں روانہ ہو چکے تھے۔

دوبارہ آنکھ کھلی تو کمرہ اندھیرے کی نظر تھا، وہ اسی لباس میں کیسے اتنی دیر سوتا رہا، ذہن نے کام شروع کیا وہ کہاں ہے، پھر یاد آیا وہ امریکہ آیا تھا صبح، گھر پہ نہیں ہے وہ، سیدھا ہوتا بالکنی میں آیا، ایک طرف اندھیرے تھارات کا خوبصورت پہر، ساتھ میں ٹینس کھیل کیلئے ٹیبل ایستادہ، دوسری جانب نائٹ اوپن پارٹی کا سیٹ اپ تھا، اس دوران بالکل سامنے دیکھا جائے تو خوبصورتی میں گری شاہکار عمارتوں کا رقص تھا، سٹریٹ لائٹس توجہ کھینچنے پر مجبور کرتی تھیں۔ وہ مرا اور اب باتھ سے پانی کے گرنے کی آواز آرہی تھی، باہر آیا تو بال گیلے تھے، سیاہ شرٹ کے ساتھ ہم رنگ پینٹ پہنے، بازوؤں کو کلائی سے زرا اوپر تک فولڈ

کیے، ماتھا شکن آلود اور مسکراہٹ جلانے والی گویا خود پہ ہی غصّہ نکالنا ہو۔ گاڑی لیے وہ اب ایک نائٹ کلب کی زینت بننے کو تیار تھا۔ مستنصر اور روزینہ نے صبح آنا تھا اور اب وہ نکل چکا تھا۔ کلبز اسے پھر سے بور کر رہے تھے، حسیناؤں کی محفل، بھٹکتے ہوئے جذبات، کانچ سے سنہرے جام، بے ہنگم شور اور اس کے قہقہے۔

سر کیا آپ کچھ لیں گے؟" کاؤنٹر پہ ہی اس سے سوال کیا گیا۔ "

میں نے اب تک کچھ کہا ہے؟" تیوری چڑھا کر کہا۔ "

سوری سر؟" ویٹر معذرت کرتا ادب سے گزرنے لگا۔ "

، کیا سوری؟ دو منٹ کا سکون نہیں ہے، مسئلہ کیا ہے تمہارا، اب میرے سر پہ سوار کیوں ہو" جاؤ۔۔۔!" چیختے ہوئے کہا۔

کیا سب ٹھیک ہے سر؟" مینیجر نے آتے ہی شستہ انگریزی میں پوچھا۔ "

کیسے ویٹرز ہیں یہاں پہ ابھی میں یہاں رکا ہی ہوں کہ یہ سوال کرنے لگ گیا۔ کیا کوئی" طریقہ سلیقہ نہیں ہے۔۔۔؟" بولتے ہوئے وہ سہی نوابوں کی بگڑی اولاد لگتا تھا۔

اب ایسا نہیں ہو گا آپ بیٹھیں، اب کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔۔"بات سنبھالنے کی پھر کوشش کی،اب بھی دونوں انگریزی میں بات کرتے رہے جب مزمل فاروقی اٹھ کھڑا ہوا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میں جا رہا ہوں، اتنا بڑا کلب ہے کیا ایسے ویٹرز رکھتے رہیں گے۔۔۔!"وہ کہتا چلا تا جو دل میں آیا کہا اور اب سڑکوں پہ آوارہ گاڑی چلانے لگا اور اب چلاتے چلاتے اس کی سپیڈ بے انتہا تیز تھی۔

رات کے اس پہر کوئی اسے بتاتا کہ یہ امریکہ ہے پاکستان نہیں۔یہاں جرمانے بہت جلدی لگتے ہیں۔اسی دوران گاڑی نے اپنی سپیڈ بریک کی اور ایک گاڑی سے ٹکر ہوئی اور دوسری جانب سے ایک چیخ نمودار ہوتی اسے محسوس ہوئی۔

وہ گاڑی سے باہر آیا تو سامنے بھی ایک گاڑی تھی اور اسی کے پیچھے ایک اور گاڑی آ رہی تھی۔

لمحہ بھر کا خوف ہوا کہ پولیس کیس نہ بن جائے اور پھر دوسری جانب بے خوفی سے وہ نکلا اور اب منظر بدلا ہوا تھا خون کی بوندیں اسے سامنے گاڑی کے دروازے پہ نظر آئیں،وہ بھاگ

سکتا تھا، وہ نکل سکتا تھا لیکن کہیں اندر دور کہیں وہ ان کی مدد بھی کرنا چاہتا تھا اور اب قدم پیچھے ہٹے، دور اور دور اور اب وہ برق رفتاری سے گاڑی تک آیا اور زن سے گاڑی نکالتا وہاں سے روپوش ہوا تھا۔ ہاتھ کپکپائے اور اگلے لمحے وہ فلیٹ پہ موجود تھا، ہاتھ میں موبائل لیے وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔

میں لوکیشن بھیج رہا ہوں دیکھو یہ مسئلہ کس حد تک ہے!" وہ جھاڑ رہا تھا۔ "

میں ادھر ہی ہوں سر!" اس نے لوکیشن کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "

"کون ہے وہاں اور مسئلہ کس کا ہے؟"

وہ ضعیف شخص تھا جو کہ پوتے سے ناراض ہوئے گھر سے نکلا تھا اور پچھلی گاڑی اس کے "پوتے ہی کی تھی

یہ معاملہ رات تک حل ہو جانا چاہیئے، پولیس کا کوئی دخل نہ رہے!" یقین دہانی کرائی گئی۔ "

وہ لڑکا بولتا بہت ہے، چپ کروادوں؟" مطلب جانتا تھا وہ۔ "

نہیں دھمکی دو اور چھوڑ دو۔۔۔!" وہ پھر کچھ کہنے لگا۔ "

"میں نے اس لیے کال نہیں کی تم مزید بحث کرو!۔"

مجھے صبح سے پہلے حل چاہیے۔۔۔!"وہ کہتا کال کاٹ چکا تھا۔اب گرنے کے انداز سے "

صوفے پہ آیا تھا۔

زخم کھلتے ہیں پر اذیت نہیں ہوتی مجھ کو

امریکہ کی صبح نرالی سی تھی،بتوں کے شہر میں اسیر آباد ہونے آیا تھا،سیاہی تو جا بجا تھی لیکن روشنی کی کرنوں نے رونق بنائی تو انسانوں کا جھنڈ رواں دواں ہوا،رنگ مشرقی ہو یا مغربی اکثریت کے سبب پابندی کو ضرور تھاما تھا،اس شہر کی خاص بات کہ یہ سیاحوں کی دھڑکن بن جاتا ہے اور ہر سیاح دلبر ثابت نہیں ہوتا انہیں میں ایک مزمل فاروقی بھی تھا جو ایک لمبی چھٹی چاہتا تھا زندگی سے،وقت سے یا اس شخص سے جس نے اسیر کیا تھا۔۔۔

ناممکن تھی یہ بات کہ اسیر ہو اور وہ فرار کی راہ بھی حاصل کرلے۔۔۔

اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا

وہ ان سب میں ایک پاکستانی تھا جس کا آفس قدرے پر رونق تھا، رنگ و روغن سے لٹ پٹ، ہجوم کی گہما گہمی میں ڈوبا، سرگوشیوں میں ایک پکار کہ آج نئے باس آرہے ہیں۔ وہ یہ سن چکا تھا، راہداریوں میں داخل ہوتے ہی اسے خود پہ نظریں محسوس ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ اپنے کمرے میں آنے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ وہ داخل ہوا آفس میں، پھر جاوید ،صاحب داخل ہوئے اور معلومات دینے لگے اور وہ تمام افراد کو اپنے آفس میں بلا چکا تھا ان سے متعارف بھی ہونا تھا اور کچھ نئی تبدیلیاں جو اسے کرنی تھیں وہ سوچ بھی چکا تھا بتانی ہیں چونکہ آفس کشادہ تھا سو وہ سب آچکے تھے۔۔

تعارف کروایا اور گفتگو کرتا وہ کافی روانی سے سب میں بول رہا تھا جیسے رات تک اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا، پریشانی تو اسے چھو کر بھی نہیں گزری ہو، نرمی کم تھی، شکن آلود ماتھا

ویسا ہی تھا البتہ مزاج سیدھا تھا اور ہر بات کو باور کراتا کہ اب سے کمپنی فاروقیز کے ہاتھ میں واپس آچکی ہے۔۔۔

آپ نے کچھ پوچھنا ہے؟" مسلسل ایک لڑکی کو دیکھتا پا کر سوال کیا۔"

کیا ضروری ہے سوال ہی پوچھا جائے، کبھی لہجے بھی، مزاج بھی پوچھے جاسکتے ہیں!" براہِ راست کہا۔

ہم یہاں شاید کام کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں جذبات کیلئے آفس نہیں آئے!" اسی مزاج میں جواب دیا۔

اور اگر آجائیں تو۔۔۔؟" وہ زرا بھی بولتے ہوئے ہچکچائی نہیں۔"

پھر یہاں کے دروازے کھلے ہیں آپ کیلئے جاسکتی ہیں۔۔۔؟ اب کی بار وہ بغیر دیکھے بولا۔"

اور یہاں کام کرنے والوں کو نئے باس ایسے عزت دیں گے؟" وہ بحث کرنا چاہتی تھی۔"

کیا اب تک میں نے آپ کو کچھ کہا؟" اس نے کہتے ہی سب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔"

کیا کسی اور کے پاس کوئی سوال۔۔۔؟"خاموشی پہ وہ خود بول اٹھا۔اب سب نکلنے لگے اور" وہ فائلوں پہ جھک گیا۔بہت کچھ خراب لگ رہا تھا۔اب سب دیکھنا تھا،اس کی اپنی زندگی میں جتنی چاہے پریشانیاں ہوں لیکن کہیں نہ کہیں اس میں محنتی انسان کی روح ضرور جھلکتی تھی۔وہ اب اسی چیز کو تھامے سر گرداں تھا۔وقت مکمل ہوا اور وہ نکل رہا تھا آفس خالی تھا اور اسے راہداریوں سے گزرتے ایک سایہ سا محسوس ہوا۔وہ مڑا اور پیچھے وہی لڑکی اسے دکھی وہ اب اس کے شانہ بشانہ چلتی لفٹ میں داخل ہوئی۔

آپ بہت لیٹ ہیں وقت پہ جایا کریں!"موبائل فون کو دیکھتے ہوئے اس لڑکی سے کہا۔"

آپ بھی تو لیٹ ہیں سر!"نظریں ہٹائے بغیر کہا۔"

کیا میری آپ سے گہری دوستی رہی ہے؟"آبرو آچکا کر کہا۔"

"کیا بات کیلئے گہری دوستی ہونی ضروری ہے سر۔۔۔؟"

"!تمہاری مسکراہٹ میں مجھے کہیں بھی نرمی نہیں دکھتی سو پلیز"

کیا پلیز سر؟ آپ کیوٹ ہیں کیا یہ کہا میں نے۔۔۔؟"پلک جھپکائے بغیر دیکھتی رہی۔"

مینرز ہیں آپ میں۔۔۔؟"یہ صبر کی انتہا تھی۔"

سر سر ہوتے ہیں اور یہ بات مجھے معلوم ہے!"وہ کہتی لفٹ سے نکل گئی۔"

راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

گھر داخل ہوتے ہی خاموشی کا راج تھا،سامنے لگی دیوار گیر ایل سی ڈی آن کرتا،وہ لباس ،تبدیل کیے،شاور لیے، کھانے کھائے،اب نیوز بریفنگ سننے لگا۔یہ شوق اس کا نہیں چھوٹا تھا جو خبر سامنے آئی وہ بس سنتا گیا۔امریکہ کے شہر میں رات ڈیڑھ بجے کے قریب احتشام حسین کا ایکسیڈنٹ ہوا، جس کی وجہ سے ان کے ذہن پہ بہت سی چوٹیں آئیں اور وہ قومہ میں چلے گئے۔یہ الفاظ ہتھوڑوں کی طرح اب بھی ذہن کو رکنے پر مجبور کر رہے تھے،انگلیاں روانی سے اسی نمبر کو ملا رہی تھیں اور اب رابطہ ہو چکا تھا اور جو اس نے سنا وہ شاید نری موت تھی۔

غم مانگے کوئی تو ادھار دیتا ہوں

فجر کی نماز ادا کیے،اب وہ قرآن کریم کھولے،نوٹس کو دیکھتی،پین تھامے،رجسٹر پہ تسمیہ لکھتی،آیت نمبر لکھتی اور سورت کو دیکھتی تدبر لکھنے لگی۔

۔اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں،اور انہوں نے نیک 7

عمل کیے ہیں،ہم ان کی خطاؤں کو ضرور ان سے جھاڑ دیں گے،اور جو عمل وہ کرتے رہے ہیں،ان کا بہترین بدلہ انہیں ضرور دیں گے۔

لفظ "حسن" کا جو استعمال ہوا ہے یہ ہر خوش کن اور پسندیدہ چیز کو کہتے ہیں۔اب حسن کی بھی تین اقسام ہیں:

اول وہ جو عقل کے لحاظ سے مستحسن ہو۔

دوم وہ جو خواہش نفسانی کی رُو سے پسندیدہ ہو۔

سوم وہ جو نگاہ میں بھلی ہو۔

یہاں عقل کے لحاظ سے پسندیدہ کہا گیا ہے کہ وہ والدین کے ساتھ اچھا رویہ رکھے۔

تشرک نکلا ہے شرک سے۔ اب شرک کی بھی دو اقسام ہیں۔

اول شرک عظیم یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا سب سے بڑا شرک ہے۔

دوم شرک صغیر یعنی کسی کام میں اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کرنا۔ جیسے نفس کی خواہشات یہیں پہ ریا اور نفاق شامل ہو جاتا ہے۔

عمل کا لفظ اچھے اور برے دونوں قسموں کے اعمال پر بولا جاتا ہے۔

اللہ ہم انسان کمزور ہیں تو جانتا ہے۔ تو جانتا ہے اس بات کو کہ میں تیری کیسی بندی ہوں۔ میں کوشش کر سکتی ہوں۔ میں وہ بندی نہیں ہوں جو مکمل ایک مومنہ عورت ہوتی ہے۔ میری خطاؤں کا بوجھ جو خود مجھے درد میں رکھتا ہے وہ صرف تو جانتا ہے۔ میری وہ تمام باتیں جو تو جانتا ہے وہ کوئی جان لے تو کیا وہ پھر بھی مجھ سے محبت کر سکتا ہے؟ تو واحد ہے اور تیری واحدت کا ثبوت تیری اپنے گناہگار بندے سے محبت ہے۔ میں تیرے جیسا

ظرف نہیں رکھتی کہ بیوفائی بھی ہو اور معافی بھی کر دوں۔ مالک تو جانتا تھا پہاڑ یہ بوجھ نہیں برداشت کر سکتے تھے، زمین و آسمان نے انکار کیا اس سے، پھر تو نے انسان کو کیسے یہ بوجھ اٹھانے دیا؟ قرآن صرف پڑھنے کا نام تو نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی، آخر میں کس سمت چل رہی ہوں۔ اندھیرا میرے اندر ہے اور میں ہی روشنی کی تلاش میں ہوں۔ سیاہی میرے اندر ہے اور نور کی تلاش میں ہوں۔ لب وجاں ٹھہر جاتی ہے اس بات پہ آخر کیا حال ہو گا؟ پھر تیری آیت نے مجھے ہمت دی، حوصلہ دیا۔" نم آنکھوں سے وہ لکھ رہی تھی۔

"اللہ آپ کی باتوں سے ایسے لگتا ہے کوئی بہت بڑی دیوار ہے جو مجھے بچا لیتی ہے، جب مجھے خوف آتا ہے کہ لوگوں کو علم ہوا میرے گناہ کا تو کیا سوچیں گے، کیا کہیں گے، میرے گھر والے تکلیف میں ہوں گے۔ اس وقت مجھے آپ حوصلہ دیتے ہیں، میں آفس میں کام کروں یا طالب قرآن رہوں مجھے ان سب کو وقت دینے کا ہنر تو نے دیا۔ اس وقت جب دنیا فحش افسانے لکھتی ہے، فحش ناولز لکھتی ہے، فحاشی کو پھیلاتی ہے۔ اللہ تیری توفیق سے

بہت سے دل قرآن کی باتوں کو لکھتے ہیں، روشنی ہیں وہ آنسو جو تیرے خوف سے نکلیں۔

مالک کبھی دل تھک جاتا ہے، ایسا درد ہوتا ہے کہ دل پھٹنے لگتا ہے اور پھر تو مجھے اپنے پاس بلاتا ہے مجھے لکھنے کی توفیق دیتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لکھنا بہت آسان لگتا ہے قلم میں روانی آتی ہے۔ سوچیں ملتیں ہیں اور تجھ پہ پیار آتا ہے کہ کتنے خوبصورت الفاظ اللہ، تو نے مجھ سے لکھوا دیے اور کبھی لکھنے کے بعد اپنے گناہ رلا دیتے ہیں۔ دل زخمی ہوتا ہے اور قرآن پہ سر رکھے آنسو جاری رہتے ہیں سب تیرا ہی تو ہے کہ تو نے گناہ کو ہٹایا مجھے پاکیزہ کیا۔ہاں! کل میں گر گئی تھی لیکن آج میں وہ بندی ہوں جو تیری محبت مانگتی ہوں۔ آخرت میں بہتری مانگتی ہوں کیونکہ دینے والی ذات تو تیری ہی ہے۔

۔"ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں 8 اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کرلیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیئے تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔"

اصل میں امن نفس کے مطمئن ہونے کے معنی میں ہے۔

اَمَن َدو طرح سے استعمال میں آتا ہے۔

اول بنفسہ جیسے میں نے اسے امن دیا

دوم لازم جس کے معنیٰ پُر امن ہونے والا۔

مرجعکم نکلا ہے رج ع سے۔ اس کے اصل معنی کسی چیز کے اپنے مبداء حقیقی یا تقدیری کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ خواہ وہ کوئی مکان ہو، فعل ہو یا قول ہو۔

نبا عام خبر کو کبھی نہیں کہتے بلکہ ایسی خبر جس میں تین چیزیں پائی جائیں۔ وہی ن ب ا کے زمرے میں آتی ہے پہلی چیز وہ خبر مفید ہو، دوسری چیز اس سے علم ہو، تیسری چیز گمان غالب ہو اور اس میں جھوٹ نہ پایا جاتا ہو۔

آپ جانتے ہیں جو کچھ کل ہوا، کیسا ہوا تیرے کمزور بندوں کے ساتھ۔ مالک آپ کہیں لوگوں کو اتنی آزادی دیتے ہیں تو دل خوف کھاتا ہے۔ آخر کوئی اتنا بے رحم کیسے ہو جاتا ہے ،۔ میری ماں، میرے باپ کی بیوی ہے۔ وہ اولاد کے سامنے بھی انہیں مارتے ہیں

اللہ بابا کیوں ہمارے ساتھ رحم نہیں کرتے۔ اللہ مجھے شکوہ آرہا ہے۔ دیکھ نہ شکوہ بھی تجھ سے کرتی ہوں پھر حل بھی تجھی سے مانگتی ہوں۔ تیرے کرم پہ جیتی بھی ہوں اور رونا بھی تیرے سامنے آتا ہے۔ یہ کمزوری نہیں ہے تو کیا ہے کہ ہم تیرے ہو کر بھی تجھ سے ،ضدیں لگاتے ہیں۔ بھائی ہمیشہ ماں کا ساتھ دیتا ہے وہ بھول جاتا ہے۔ بابا کا لحاظ نہیں کرتا میں کس طرف ہوں مجھے نہیں سمجھ آتی۔ کیا واقعی عورت بہت کمزور ہے؟ کیا واقعی؟

۔اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کئے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں9" "شمار کرلوں گا۔

الصلحت نکلا ہے ص ل ح سے جو کہ فساد کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے۔

لند خلنھم نکلا ہے د خ ل سے۔ یہ خروج کی ضد ہے اور مکان و زمان اور سب کے متلعق استعمال ہوتا ہے۔

اللہ مجھے موقع ملا تیری طرف پلٹنے کا، مجھے توفیق تو نے دی۔ تو جانتا تھا میں کتنی دفعہ تیری باتوں کو نظر انداز کرتی رہی۔ کبھی غور نہیں کیا، کبھی خوف نہیں کھایا، کبھی سمجھا نہیں، کبھی

سوچا ہی نہیں کہ ایک ایسا وقت بھی آسکتا ہے۔ ہر بار سوچتی تھی ایک ہی تو زندگی ہے۔ اب کیا ہر بار بات بات پہ پابندی کروں؟ کیا ضروری ہے ہر حکم مانو اور اللہ یوں میں نے بہت کچھ کھویا۔ میں نے اندھیرا دیکھا ہے، اپنی آنکھوں سے تکلیف کو دیکھا ہے، اپنی پورے جسم میں دیکھا ہے۔ اس سب کے باوجود تو نے مجھے قرآن دیا، عزت دی، پردہ دیا، حیا دی بہت کم ہوں میں کہ تیری بندگی کا حق ادا کر سکوں۔۔

چار سال قبل

وقت کی آنکھ سے کچھ اور لہو بہنے دو

نیلی پیلی ہری سرخ جامنی غرض ہر رنگ اس وقت حال کی زینت بنا تھا، کچھ بیک سٹیج پہ اپنی ،تیاریوں کو آخری نظر دیکھتے، تو کچھ آئینے میں اپنے حلیے کو بار بار پریشانی میں درست کرتے

کچھ یوں ہی ان کو خوشی سے دیکھتے، تو کچھ چمکتے دمکتے چہروں سے ارد گرد چیزوں کا معائنہ کرتے، آج مختلف چیزوں کا مقابلہ تھا جن میں خطی گرافی، تقریری مقالاجات، پینٹنگ مقالاجات اور بے شمار فنِ عسکری پہ طلباء کو آگے بڑھنے کا موقع دیا گیا۔ اسی محفل میں اگر پیچھے مر کر دیکھا جائے تو حال میں سیاہ چادر والی لڑکی جس کی گھنگریالی لٹ بار بار آگے آتی اور وہ اسے پریشانی میں پیچھے کرتی اور ساتھ چلتی بادامی آنکھوں والی حجابی نظر آئے گی۔ دونوں میں اب بھی بحث جاری و ساری ہے۔

دیکھ حال بڑھنے لگا ہے۔ اتنے سارے لوگ ہیں، اب مجھے صحیح طرح اعتماد گرتا محسوس ہو رہا ہے!" قدرے آہستگی سے اطلاع دی۔

بہن رات اتنے سارے موٹیویشنل سپیکرز کو سنا تو ہے تم نے بس جو سمجھ آئے وہ کرنا" اب۔۔۔!" علیشاء نے کہا۔

"!بات ٹھیک ہے، پھر بھی یہ مشکل ہے یار امیرے لیے"

کوئی بات نہیں پہلی بار ہو جاتا ہے۔ایک بار منہ کھلنا شروع ہو جائے میری طرح پھر تم نے بھی چیتا بن جانا ہے!" قدرے مسکرا کر کہا۔

استغفرُللہ! پورے جانور سے ہی تشبیہ دے دی تم نے مجھے۔۔۔!" ہنس کر کہا۔"

اچھا اچھا حوصلہ نہیں چھوڑنا!" وہ دور ہوتی بولی۔"

"!چالاک! اپنے جیسے مشورے ہی دیا کر"

"ویسے یہ بتاؤ تمہاری اپنی تیاری کیسی ہے؟ مجھے یاد ہی نہیں رہا پوچھنا"

"!میرا لکھنے کا موقع ملنے والا ہے اور بہترین ہو گا دیکھنا ان شاء اللہ۔۔۔"

اتنا اعتماد واہ۔۔۔!" رشک سے بولی۔"

ہے تو چوبیس گھنٹے بھائی سے کراٹے کرتی ہوں اوپر سے وہ پیپر بھی لیتا رہتا ہے۔اس" لیے بھائی کی محنت دکھے گی تو سہی۔۔۔!" باتیں یوں ہی رہیں جب سامنے دکھے ایک لڑکے کی خطاطی پہ نظر ٹھہر گئی۔

"ارم اس لڑکی کی خطاطی کتنی پیاری ہے۔آؤ دیکھیں؟"

شکریہ بہن! لیکن ابھی تیاری کرنی ہے آپ کو۔۔۔!"وہ گھور کر دیکھتی بولی۔"

نہیں تھوڑی سی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"مصنوعی معصومیت سے بولی۔"

یہ بھی دیکھا ہے تاریخ کی نظروں نے

گھانس کا قطعہ آج بھی ٹھنڈا تھا جہاں وہ اکثر بیٹھا کرتی تھیں، البتہ دھوپ اور جون جولائی گرمی میں کافی ٹپ جاتے ہیں۔

"!ویسے سچ میں اتنا مشکل نہیں تھا یہ کام"

کون سا کام زرا تفصیل دیں"ہاتھ میں موجود مشروب کو نیچے رکھتے بولی۔"

"ظاہر ہے ابھی جو میں نے تقریری مقابلے میں شرکت کی۔اس کا کہا"

"یہ تو ہے۔ کہا تھا ناں ایک دفعہ بس بولنا شروع کرو پھر دیکھنا۔"

بس آگے نہ بولنا پھر مجھے وہی چیتا والا انداز نظر آتا"باتیں ہو رہی تھیں جب سامنے وہی لڑکا" نظر آیا۔

"وہ دیکھ خطاط نظر آ گیا چل دیکھ کر آتے ہیں؟"

کیا بیٹھے بیٹھے خیالات آتے ہیں کبھی یہ تو کبھی۔۔"بات کو ادھورا چھوڑے وہ جانے کو تیار" تھی۔

اچھا دیکھ لیتے ہیں مجھے یقین ہے بخشنا نہیں سیکھا میری دوست نے!"چاروناچار وہ اٹھ گئی۔"

کیا ہم آپ کی خطاطی کو دیکھ سکتے ہیں؟"سامنے کھڑے سفید جاگرز اور سبز آنکھوں والے"

لڑکے سے سوال کیا، جو غالباً اب آرام سے زرا بیٹھنے کیلئے سبزے کی اور ھ بڑھ آیا تھا۔

جی ضرور۔۔۔ کیا آپ لوگوں نے بھی حصّہ لیا تھا؟"وہ اب ان دو کو دیکھاتے ہوئے پوچھنے" لگا۔

میں نے لکھنے میں اور اس نے تقریری مقابلے میں حصّہ لیا تھا۔۔۔"ارم بولی۔"

"یہ بہت خوبصورت خطاطی لکھی ہے۔ کہاں سے اتنا بہترین لکھنا سیکھا ہے؟"

شوق کا کوئی مول نہیں باقی زرا محنت کی ضرورت ہے۔ پھر آپ لوگوں کا کیا بنا۔ میں تو"

"پاس ہوا بس۔

بس پاس؟"نظریں اٹھائے وہ اسکے شاہکار کو دیکھتے بولی۔"

اتنا اچھا تو لکھا ہے پھر کوئی پوزیشن نہیں ملی؟"ارم کو صدمہ ہوا۔"

وہاں مجھ سے بہتر خطاط بھی موجود تھے تو بس میں درمیانے درجے میں رہا۔"اداس مسکراہٹ۔

میں بھی پاس ہوئی بخیر و عافیت البتہ عیلشاء کی فرسٹ پوزیشن آئی ہے۔"

الحمدللہ اپنے نام اور کام میں جان لگانے کیلئے پہلی چیز "میں" ہے۔نہ دنیا سے ڈرو،نہ دنیا کو کھاؤ۔ جو حصہ بنتا ہے اسے پھر حلق سے نکال کر لینا آتا ہے عیلشاء کو!"وہ اب دوسری خطاطی کو دیکھتی دونوں کو متاثر کر چکی تھی۔

"خیر آپ کا نام کیا ہے؟خطاط تو آپ بھی بہترین ہیں۔"

میں سبز آنکھوں والا وہ خطاط ہوں۔جس کو دوست ٹپو کے نام سے جانتے تھے"مسکرا کر بولا۔

ماشاءاللہ اور دشمن کیا کہتے ہیں؟"ارم کی طرف سے سوال آیا جس پہ وہ لوگ ہنس پڑے۔"

اب تو آجاؤ وقت نازک ہے

سبز و تازہ دم ہریالی اور یہ ہوا سے ہلتے پھول خود ہی متوجہ کرنے کو کافی رہتے، پھر ان پھولوں کا رنگ برنگے ہونا، گراؤنڈ کے اس حصے کو پر کشش بنا دیتا ہے۔ کلاسز کے بعد ابھی وہ یہاں آئے ہی تھے کہ وہی سبز آنکھوں والا خطاط انہیں نظر آیا۔ شاید اس لڑکے کو بچپن سے ان کاموں میں بڑی دلچسپی تھی دونوں باتیں کرتیں اب وہیں بیٹھ گئیں۔

آج کیا لکھ رہے ہو خطاط؟"ارم نے سوال کیا۔"

،ویسے میرا مشورہ ہے آپ کو بزنس نہیں پڑھنا چاہیئے،نہ ہی سافٹویئر انجنئیرنگ کرنی چاہیئے" آپ کو ایک آرٹ یونیورسٹی میں اپنی صلاحیت کو بہتر کرنا چاہیئے تھا۔ بہت باکمال ہنر ہے آپ کے پاس!"وہ اس کی چیزوں کو دیکھتی اسے مشورہ دینے لگی۔

پھر تو میرے خیال میں آپ نے بھی یہاں آکر غلطی کی ہے۔یہاں پہ تو کہیں بھی" "لکھاریوں کو تحریک نہیں دی جاتی اور نہ ہی کوئی سکلزڈوپلپمنٹ کی جا رہی ہیں؟

معذرت کے ساتھ لیکن ہر چیز آپ کی خواہش سے نہیں چلتی" دھوپ کو دیکھتی بولی۔"

یہی بات ہے خطاطی کرنا شوق ہے اور بزنس پڑھنا جنون دونوں البتہ زندگی کا حصّہ ضرور "

ہیں!"

اچھا چھوڑو آپ دونوں اس بحث کو ایک ایگزیبیشن آرہا ہے۔ میرا دل ہے تقریر کروں "

۔ کیا تم لوگ بھی حصّہ لو گے؟"وہ موبائل سامنے کیے اب ان کو بتانے لگی۔

دل تو ہے لیکن ابھی یہ شروع کی ہے اسے مکمل ہونے میں تقریباً ایک ہفتہ لگ سکتا ہے "

۔ عیشاء کیا خیال ہے؟"وہ دونوں اب اسے ہی دیکھنے لگے۔

میرا کیا مسئلہ ہے؟ ہم لکھاریوں کو بس عنوان کا علم ہونا چاہیئے۔ اس عنوان سے متعلق "

آدھی لائبریری کا مطالعہ کرنا ہے پھر ہم تیار ہیں۔"وہ پھر سے اپنا مشروب حلق میں انڈیلنے

لگی۔

آدھی لائبریری یہ بس ہے؟"ٹپّو ماموں پورا گردن پھیر کر دیکھنے لگا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہم لکھاری تو پہچانے ہی اپنے الفاظ سے جاتے ہیں، پھر کتابوں سے کیوں دشمنیاں رکھنے" "والے بنیں؟

"کون سی چیز تم سے یہ خطاطی بنواتی ہے؟"

اقصیٰ!"ایک لفظی جواب دیتا وہ خاموش ہو گیا پھر بولا۔"

مجھے ایک چیز بہت تکلیف دیتی ہے۔ دنیا کا جو نظام چل رہا ہے،ان میں ایک چیز بھی" نظروں سے اوجھل نہیں ہے۔ فلسطین کے ساتھ کیا ہو رہا ہے،غزہ میں کیا ہو رہا ہے سب دکھتا ہے، پھر بھی بے حسی ہے تو تکلیف دیتی ہے۔ فلسطین میں مسجد ابراھیم کے ساتھ کیا نہیں ہوا،غزہ میں کس طرح خون کی رنگینیاں جاری ہے اور پھر بھی امریکہ کو،اسرائیل کو ایسے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔"وہ بولتا رہا جیسے خون سا وہ سرخ رنگ ان لکھے ہوئے الفاظ سے نہیں کسی کی اپنی جان سے نکل رہا ہو۔

بحثیت پاکستانی کہوں یا بحثیت مسلمان ہم غافل ہیں یا غفلت ہمارا مقدر بن رہی ہے۔ اس" سب میں ایک چیز جس نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا وہ "اتفاق" ہے۔ اگر ہم مل کر کوئی کام کریں تو وہ دیرپا اثر رکھتی ہے "علیشاء سوچتے ہوئے بولی۔

ایک کام ہم تینوں مل کر سکتے ہیں۔ "ارم دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "

ہم اپنی اپنی جگہ اس کام کو کر سکتے ہیں چاہے وہ سٹیج پہ کھڑی تقریر کرتی لڑکی ہو، قلم کی" طاقت استعمال کرتا لکھاری ہو یا خطاطی کرتا ایک سبز آنکھوں والا خطاط ہو "وہ پُر جوش لہجے میں بولتی باقی دونوں کو بھی پُر جوش کر گئی تھی۔

بات ویسے بہت درست ہے۔ اب اس سیمینار میں حصّہ لینے کا موقع آرہا ہے کرتے ہیں" اس میں کچھ "وہ تینوں عزم سے بولے۔

روتے والے تجھے رونے کا سلیقہ ہی نہیں

پہلا سمسٹر مکمل ہونے پہ آج یونیورسٹی کی عمارت میں دبا دبا سا جوش و خروش تھا، پیپرز کے اچھے نتائج کی خوشی، تو کبھی منزل کے قریب ہونے کی خوشی، رنگ برنگے پھول بھی مسکرائے تھے اور ہواؤں نے بھی سیاہ چادر والی لڑکی کی زلفوں سے چھیڑ خانی کی تھی۔ دلچسپ انداز اس لڑکی کی باتیں اور قہقہے تھے اور اچھی بات کہ اس کو کوئی وقت پر بریک لگوانا جانتا تھا۔ قدرت نے اس کیلئے بھی دوست نامی مخلوق عنایت فرمائی تھی اور دونوں اب بھی سبز آنکھوں والے خطاط کو دیکھ رہیں تھیں جو آج اپنی مسند سے غائب بلکہ پورے منظر کو ویران کر رکھا تھا۔ بلکہ وہاں کوئی لڑکا کیف کو کیے کتاب میں مگن تھا۔ بس حیران تھیں اور کسی خیال کے تحت وہ اسے دیکھنے آئیں۔

ہو سکتا ہے سبز آنکھوں والا خطاط آج چھٹی پر ہو؟" ارم نے سوچتے ہوئے کہا۔ "

عین ممکن ہے لیکن میرا جاسوسی والا دماغ کہتا ہے وہ یہیں ہے" علیشاء کچھ سوچتے ہوئے" بولی۔

"علیشاء میں مانتی ہوں آپ لکھاری ہیں اور حد سے زیادہ سوچنا آپ کا خاص کام ہے لیکن وہ واقعی نہیں آیا!"

"ڈھونڈنے میں کیا کوئی حرج ہے؟"وہ بدستور اپنی بات پہ قائم رہی۔

"ویسے اب مجھے بھی لگ رہا ہے تم درست ہو!"وہ دونوں اپنی جگہ پہ بیٹھتے ہی گہری نظروں سے چاروں اوڑھ دیکھنے لگیں۔

"وہ کون ہو سکتا ہے؟"وہ نظروں کو کوفہ لپیٹنے والے لڑکے کو دیکھتے سوچنے لگی۔

"بغیر کچھ بولے زرا قدم بڑھا لیتے ہیں ارم؟"وہ ستائش سے دیکھتی آنکھ ونک کر گئی۔

"السلام علیکم غزاوی؟"اب جب نگاہوں کا تبادلہ ہوا تو ایک طرف گہری مسکراہٹ اور دوسری طرف حیرانی تھی۔

"وعلیکم السلام اخوات! کیسا لگ رہا ہوں ویسے؟"مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت بہترین اور بے انتہا خوبصورت۔ خطاط صاحب آپ تو اپنے مقصد پہ یعنی تن، من دھن قربان کرنے کو تیار ہیں؟"ارم خوشی سے بولی۔

بہترین ہے بڑھتے رہو۔!" سنجیدہ تبصرہ کرتی وہ معمول کے مطابق کہتی بیٹھ گئی۔"

آج تقریباً مجھے پورا دن حیرانی والی نظریں ملیں اور گرم جوشی سے گلے لگایا گیا۔!"وہ خوشی سے بتانے لگا۔

"ارم آپ کے حجاب میں یہ فلسطینی نشان اور علیشاء آپ کی کی-چین واقعی بہترین نشان ہے ایک منٹ یہ دوسرا کی-چین کیسا ہے؟"وہ ان دو کیچینز کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔"

یہ میرا پسندیدہ کی-چین ہے جس پہ ہی کاک سپائڈر یعنی مور مکڑی بنی ہے!"وہ خوشی سے" بولی تھی۔

مکڑی پسندیدہ ہے آپ کی اور پھر مور مکڑی؟"وہ حیران ہوتا آبرو آچکا کر دیکھنے لگا۔"

علیشاء کے ساتھ ہوتے ہوئے آپ کو یاد ہونا چاہیئے پر لڑکی مکڑی سے ڈرتی نہیں ہے، کچھ" لڑکیاں مکڑیوں کو پکڑ کر انہیں غور سے دیکھتی ہیں اور گھنٹوں انٹرنیٹ پہ ان کے آباؤاجداد کی پشتوں تک کو کھنگال سکتی ہیں اور ایک عملی تصویر آپ کے سامنے ہے!"وہ کہتی اب اپنی دوست کو دیکھنے لگی۔

مکڑیوں کی دنیا میں پچاس ہزار سے زائد قسمیں ہیں اور سائنس دانوں نے دریافت کرنا رو کا" نہیں ہے۔ یہ مکڑی جو اس وقت کی-چین میں ہے سافٹ سی معلوم ہو رہی ہے یہ مور مکڑی ہے۔ جو دکھنے میں انتہائی دلکش اور خوبصورت ہوتی جو پانچ میٹر کی چھوٹی سی ہوتی "ہے اور اور بہت سے رنگوں کی ہوتی ہے۔

بہترین یعنی آپ لکھنے کے ساتھ ساتھ بہترین دریافتوں سے بھی آگاہ کر سکتی ہیں!"وہ ستائش سے بولا۔

یہ مکڑیاں میری دریافتوں کا نتیجہ نہیں، میری انسپائریشن بھی ہیں۔ میں سوچتی ہوں جب یہ" "مکڑی، اتنی چھوٹی ہونے کے باوجود خود کو بیکار نہیں سمجھتیں تو میں کیوں ہمت ہار جاؤں؟ ہم واقعی کمزور نہیں ہوتے بس ضرورتیں ہماری کمر توڑ دیتی ہے ورنہ انسان کیلئے تو تمام" کائنات ہے۔" ٹپو کہتا اب پھر کتاب کو دیکھنے لگا۔

پیپر ز ختم! کچھ نیا کریں۔۔۔؟"اس کے دماغ میں پھر کوئی نئی بات یقیناً آچکی تھی۔

ٹھیک ہے لیکن اب میں لیڈ کروں گی اس پراجیکٹ کو؟"وہ دونوں کو دیکھتا سنجیدگی سے بولی"

۔

کرنا کیا ہے خطاطیہ تو بولو!"ارم اب پہلی بار اس گفتگو میں بولی۔"

اگی قسط اگلے ماہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842